| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

مدنی چینل یا کوئی اور نام سے ٹی وی پر مذہبی چینل دکھانا اور اس کا دیکھنا حرام ہے۔
رضوی دارالافتاء بریلی شریف کے مفتی حضرت علامہ مفتی محمد اعظم خان صاحب رضوی بریلوی کا ایک اہم ”فتویٰ“۔۔۔

مک پروگرام والے چینل دیکھنا، دکھانا حرام

مفتی محمد اعظم (رضوی دارالافتاء بریلی شریف) کا اہم فتویٰ

الایمان دہلی ۱۲ دسمبر ۲۰۱۰ء

احکام و مسائل

مفتی محمد اعظم بریلوی
رضوی دارالافتاء حضور مفتی اعظم ہند بریلی شریف

وگرام دکھانے والے چینل دیکھنا کیسا ہے؟

تے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ
یژن پر مدنی چینل اور قیو ٹی وی وغیرہ کے ذریعہ دینی
ل مختلف قسم کے پروگرامات نشر کیے جاتے ہیں جن سے
،ہورہا ہے۔ اگر یہ پروگرام نہ دیکھے جائیں تو لوگ بہت
، سے لاعلم رہ جائیں گے۔ اب زید کا کہنا ہے کہ ان
پروگرام کی افادیت کے پیش نظر چینل پر مذکورہ پروگرام
جازت ہونی چاہئے اور بکر کا کہنا ہے کہ ٹی وی پر کوئی بھی
ئز نہیں ہے۔
لب امر ہے کہ زید کا قول درست ہے یا بکر کا؟ اگر بکر کا قول
مبلغین جو چینلوں کے ذریعے تبلیغ کرتے ہیں وہ مرتکب
ہگار ہیں یا نہیں؟ کیا وہ اس قابل ہیں کہ انہیں امام ومقتدیٰ
مستفتی: محمد شیر علی وحاجی چاند محمد گوری گنج بنارس

ب: بعون الملک الوھاب - آفت مردو زن ٹیلی
ئز کا سینما ہے متعدد حراموں کا مجموعہ ہے۔ ٹاکیز میں جا
، یا اپنے گھر بہرحال سینما دیکھنا حرام ہے۔ جاندار کی
عکسی، دیرپا ہویا سریع الزوال بہر صورت اس کا دکھانا دیکھنا
شلاً ممبئی کے فلم ساز کوئی ایسی فلم بنائیں جس میں تمام
انی حرکات کے ساتھ ساتھ کسی نمائشی مولانا کی ۱۵/۲۰
ریر بھی مع تصویر سنائی جائے تو کیا اس تقریر کی وجہ سے اس
ز ہو جائے گا؟ اس بکواس کی وجہ سے کہ ٹیلی ویژن والی اس
ن مسائل معلوم ہوتے ہیں، کیا دینی مسائل کتابوں کے
ے کرام اور مفتیان عظام کی بغیر تصویر والی تقریر کے ذریعہ یا
وں کے ذریعہ یا دیگر جائز ذرائع سے معلوم نہیں ہو سکتے اور
ین نہ تھا تو کیا اُس زمانے کے لوگوں کو مسائل دین کی تعلیم
تھی؟ جب تعلیم دین کا جائز ذریعہ موجود ہے تو ناجائز ذریعہ
ا ہونے کی ضرورت کہاں رہی؟ جب یہ بھی دین کا ایک
جائز طریقہ سے دینی تعلیم نہ دی جائے تو اس مسئلے کو سلتے
ین پر دینی تقریر مع تصویر سننا کیسے جائز ہو جائے گا۔
نا چاہئے کہ شریعت مطہرہ نے بہت ساری ایسی چیزوں کو بھی
حرام فرما دیا ہے جن میں فائدہ کم اور گناہ وفساد زیادہ ہے جیسے شراب اور جوا۔
قرآن کریم میں ہے وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا یعنی شراب وجوا کا گناہ
وفساد زیادہ بڑا ہے ان کے فائدہ سے۔ شراب میں کچھ فائدہ ہے پینے سے
نشہ آیا تو فکر وغم کم ہو جاتا ہے مگر اس کا نقصان وفساد زیادہ ہے کہ جب نشہ
ہو گیا تو عقل مختل ہو گئی تو آدمی قتل کر دے یا کوئی حرام کام کر بیٹھے یا اپنے کو
ہلاک کر دے۔ نشہ بے شمار فساد کا سبب ہے اسی طرح جوا میں بھی کچھ نفع ہے
مگر اس کا فساد زیادہ ہے تو جس چیز میں فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہو اس چیز کو
بھی شریعت مطہرہ نے ناجائز فرما دیا ہے۔

مانا کہ ٹیلی ویژن والی تقریر مع تصویر سے کچھ فائدہ ہے مگر حرام تصویر
کے ساتھ تقریر سننا اور تصویر دیکھنا حرام اور تقریر سے پہلے اور بعد میں ٹی
وی پر جو فحش شیطانی حرکات پر مشتمل تصاویر اور آوازیں دیکھی اور سنی جاتی
ہیں وہ سب حرام۔ ان سب فسادات کے ہوتے ہوئے ٹیلی ویژن والی
تقریر مع تصویر کو جائز بتانے کی کوشش ایسی ہے جیسے کوئی کہے کہ شراب وجوا
جائز ہونا چاہئے کہ ان دونوں چیزوں میں کچھ فائدہ ہے کہ شراب پینے
سے سرور ہوتا ہے اور جوا کھیلنے سے بھی محنت ومشقت کے بغیر مال حاصل
ہو جاتا ہے لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

خلاصہ حکم یہ ہے کہ مدنی چینل نام رکھا جائے یا کچھ یا قیو ٹی وی بہر
حال ٹی وی پر مع تصویر تقریر سننا سنانا ناجائز جیسے کوئی جوا کا نام تجارت
بزنس رکھ دے اور شراب کو ٹانک نام رکھ دے تو اس سے جوا اور شراب
حلال نہ ہوں گے ایسے ہی مدنی چینل نام رکھ دینے سے بھی یہ چینل جائز
نہ ہوگا۔ ہر پڑھا لکھا مسلمان جانتا ہے کہ جو چیز گناہ وناجائز وحرام ہے اس
کا علانیہ مرتکب فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کو امام ومقتدیٰ بنانا سخت
ناجائز وگناہ ہے: لِاَنَّ فِيهِ تَعْظِيمَهُ وَقَدْ وَجَبَ اِهَانَتُهُ کیونکہ فاسق
معلن کی اس میں تعظیم ہے اور اس کی تعظیم نہ کرنا واجب ہے۔ آج
شامت نفس سے کتنے مسلمان ٹاکیز میں جا کر سینما دیکھتے ہیں اور ناجائز
سمجھتے ہوئے دیکھتے ہیں کتنے ایسے ہیں جن کے اندر کچھ خوف خدا ہے
چھپ چھپا کر دیکھتے ہیں جائز ہرگز نہیں جانتے اور ناجائز کو جائز سمجھ کر
دیکھنا بہت اشد ہے، کفر کی طرف لے جانے والی راہ ہے۔ اگر شیطان
ونفس کی شامت سے ٹی وی دیکھ لے کسی نمائشی مولانا کی تصویر والی تقریر
سن لے ناجائز سمجھتے ہوئے تو گناہ ہے اور اس ناجائز کو جائز کرنے
اور سمجھنے کی کوشش کی تو بہت خطرناک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے

اور گناہوں سے بچائے۔ کتنے بے حیا بے غیرت ایسے ہیں کہ بی بی، بہو،
بیٹی، بیٹے کے ساتھ بیٹھ کر ٹی وی دیکھتے ہیں۔ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِيْظُ۔

کبھی کبھی چندہ وصول کرنے والے مولانا کسی مالدار کے یہاں رسید
لے کر پہنچے تو سیٹھ صاحب چائے وغیرہ پلانے کے بعد اپنی مالداری کے
زعم کے ساتھ کہنے لگتے ہیں کہ مولانا صاحب چندہ لیجئے گا پہلے یہ بتایئے
کہ ٹی وی پر جو دینی تقریر آتی ہے فائدہ کی چیز ہے اور آپ فتویٰ بھی لکھتے
ہیں کوئی ایسی گنجائش نکالیے کہ یہ جائز ہو جائے تو یہ مولانا مفتی صاحب
سیٹھ صاحب کا رخ سمجھ کر اور زیادہ چندہ ملنے کی فضا دیکھ کر کہتے ہیں کہ
آپ ایک سوال لکھ دیجئے میں اپنے مدرسہ میں جا کر ٹیلی ویژن اور قیو ٹی
وی کے جواز کا فتویٰ لکھ دوں گا۔ اب تو یہ ایک ضرورت بن گئی ہے۔ بس
لمبی رقم کی رسید بن گئی اور مدرسہ میں جا کر بہت جلد کھٹ سے فتویٰ صادر
کر دیا کہ ٹی وی پر دینی تقریر مع تصویر سننا ضرورت ہے اس لئے جائز ہے
کہ اس میں فائدہ ہے اور حوالہ میں الاشباہ والنظائر کی یہ عبارت
اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِيْحُ الْمَحْذُوْرَاتِ۔ بھی بے سمجھے لکھ دی۔ آج کل کچھ
اسی قسم کے نام کے مفتی اس عبارت کو لے کے کثیر ناجائز چیزوں کو جائز
کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فقیر ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب اس فتوے
کے بعد ایک مفصل فتویٰ شائع کرے گا، سوال مذکور کے جواب میں جس
میں اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِيْحُ الْمَحْذُوْرَاتِ کا مطلب اور موقع خوب اچھی
طرح بیان کرے گا۔ بکر کا قول درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد اعظم غفرلہٗ
رضوی مرکزی دارالافتاء حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ بریلی شریف
۶ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ

❖❖❖

فتویٰ نمبر۳

کیا ٹی وی میں اسلامی پروگرام دیکھنا جائز ہے؟ (مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کا فتویٰ)

کیاٹی۔وی میں اسلامک پروگرام دیکھنا جائز ہے؟

از: مفتی محمد کوثر علی رضوی، مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

سوال: ۔کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱)ٹی۔وی چینل میں اسلامک پروگرام دیکھنا جائز ہے یانا جائز؟ کچھ حضرات اسلامک پروگرام کو جائز کہتے ہیں اور دیکھنے دکھانے پر زور دیتے ہیں ان کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

(۲)سی۔ڈی،موری جس میں پکچر آتا ہے اور نعت وتقریر یاقوالی وغیرہ اس سے سنائی دیتا ہے اسے دیکھنا جائز ہے یانا جائز؟

(۳)سی۔ڈی میں علماءومشائخ کی تصویر قید کرکے اسے دکھانا دیکھنا جائز ہے یانا جائز؟

نوٹ: اس فتویٰ پر حضورتاج الشریعہ مدظلہ العالی کی تصدیق ضروری ہے۔ المستفتی

محمد عمران رضا، دھنباد، جھارکھنڈ

جواب: الجواب بعون الملک العزیز الوھاب ٹی۔وی چینل میں اسلامک پروگرام ہوں یا غیر اسلامک دیکھنا ودکھانا ناجائز وگناہ ہے کہ اس میں جاندار کی تصویر چھپتی اور دکھائی دیتی ہیں، اور جاندار کی تصویر کی بابت حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی روح کی تصویر بنانا، بنوانا اور اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا، اور اس پر سخت سخت وعیدیں ارشاد کیں، اوران کے دور کرنے، مٹانے کا حکم دیا۔احادیث اس بارے میں حدتواتر ہیں۔اور جس طرح تصویر بنانا، بنوانا ناجائز وگناہ ہے، اسی طرح تصویر دیکھنا، دکھانا ناجائز وگناہ ہے، بلکہ تصویر کے دوسرے وجوہ استعمال بھی ناجائز ہیں۔

ٹی۔وی اور موری میں جو تصویریں بنائی جاتی ہیں وہ ان میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے ہی بنائی جاتی ہیں، اگر یہ نہ دیکھیں اور ٹی۔وی ویڈیو کا استعمال نہ کریں تو ان تصویروں کو کوئی دو کوڑی کو نہیں پوچھے گا اور نہ کوئی ان کو بنانے کی جرأت کرے گا، اور جو یہ کہا جاتا ہے کہ دینی پروگرام ٹی۔وی اور ویڈیو پر جائز ہے، یہ محض شیطان کا ایک دھوکہ ہے، اور شیطان کا ایک حیلہ ہے کہ اس حیلے سے اس نے لوگوں کو ایک فعل حرام میں مبتلا کردیا ہے، اس سے بڑھ کر ایک خرابی شیطان نے یہ ڈالی کہ حرام کو پہلے لوگ حرام سمجھتے تھے، اب جائز سمجھنے لگے ہیں، حضور مفتی اعظم ہند کے زمانے میں ایک فلم ’’خانۂ خدا‘‘ نکلی تھی، اس میں حج وغیرہ کا پروگرام دکھایا جاتا تھا، اس بارے میں حضور مفتی اعظم ہند نے ارشاد فرمایا، ’’دین کو تماشہ بنانا جائز نہیں‘‘۔اور اب جو لوگ اس قسم کا فتویٰ دے رہے ہیں کہ تصویر دیکھنا اور ہے، اور تصویر بنانا اور ہے، بنانا حرام ہے اور دیکھنا جائز ہی نہیں بلکہ نہایت مستحسن ہے۔ان کے قول اور فتوے میں تناقض ہے اور ان یہ فتویٰ صراحۃً حضور سرکار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کے متصادم ہے، اور کھلے طور پر دین کو تماشہ بنانا ہے، اس کی اجازت نہ اعلیٰ حضرت نے دی اور نہ ہی حضور مفتی اعظم ہند نے بلکہ آج بھی ہمارے اکابر علماء اہلسنت ٹی۔وی اور موری کو دیکھنے پر ناجائز وحرام کا حکم دیتے ہیں، اور ٹی۔وی کے جو مضر اثرات ہیں اس سے لوگوں کو آگاہ کراتے ہیں۔

لہٰذا صورت مستفسرہ میں ٹی۔وی چینل میں کوئی پروگرام ہو، اس پر ذی روح کی تصویر دیکھنا، دکھلانا مثل سنیما حرام، بدانجام بلکہ سنیما سے زیادہ خرابیوں پر مشتمل کام ہے کہ یہ ایک قسم کی تصویر کشی اور صورت گری ہے۔ اس کی شریعت محمدی میں ہرگز اجازت نہیں، اور اس میں علت حرمت یعنی مضاهاة خلق الله بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں، اس لئے کہ یہ تصویر جانداروں کی طرح چلتی پھرتی کلام کرتی نظر آتی ہے، اور رائی ان کو جاندار ہی تصور کرتا ہے، (چاہے حقیقۃً ایسا نہ ہو) جب ساکت اور غیر متحرک تصاویر مضاهاة خلق الله کی وجہ سے حرام ہے اور جو لوگ اس کو جائز کہتے ہیں اور دیکھنے دکھانے پر زور دیتے ہیں، تو یہ تصاویر بدرجہ اولی دائرہ حرمت میں داخل ہیں۔ اور جو لوگ اس کو جائز کہتے ہیں اور دیکھنے دکھانے پر زور دیتے ہیں، وہ وہ غلط روش پر ہیں، اس سے باز آئیں اور اپنے قول سے رجوع کرکے توبہ و استغفار کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) سی۔ڈی اور مووی جس میں پکچر آتا ہے اس کا بھی وہی حکم ہے۔ جو جواب اول میں مذکور و مستور ہوا۔ یعنی سی۔ڈی اور مووی میں پکچر دیکھنا ناجائز و حرام ہے، ہاں اسکرین بند کرکے صرف نعت و تقریر سنے تو یہ جائز ہے۔ اور قوالی سننا ناجائز و ممنوع ہے کہ اس میں مزامیر کی آواز ہوتی ہے اور مزامیر کی آواز حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) سی۔ڈی میں علمائے کرام و مشائخ عظام یا دیگر لوگوں کی تصاویر قید کرکے دیکھنا دکھانا، یہ بھی ناجائز و گناہ ہیں کہ جاندار کی تصویر بنانا، بنوانا خواہ کیمرہ کے ذریعہ سی۔ڈی میں قید کریں یا کسی طریقے سے بنائی جائے اور محفوظ کرے اگر نتیجہ میں تصویر وجود میں آئی تو وہ فعل ضرور حرام ہوگا، اور یہ کھینچنا یہ نص شرعی حرام ہے اور اس کی حرمت پر احادیث کثیرہ شاہد ہیں۔ مزید تفصیل سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے رسالہ مبارکہ ''عطايا القدير فى حكم التصوير'' اور قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دام ظلہ العالی کے رسالہ بنام ''ٹی۔وی اور ویڈیو کا آپریشن'' میں ملاحظہ کریں واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد کوثر علی رضوی
مرکزی دار الافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف
۱۹ / شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ

صحیح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہ والقوی

☆☆☆

۲۰۱۰ء بریلی شریف میں شرعی کونسل آف انڈیا' کا سیمینار ہوا، جس میں اکابر مفتیان کرام نے ٹی وی اور مووی کو حرام قرار دیا۔ اور فرمایا کہ کسی بھی مذہبی چینل کے لئے جائز نہیں کیوں کہ اسلام حرام کام کا محتاج نہیں، اب ابھی بہت سے جائز طریقے موجود ہیں۔

ٹی وی،مووی کا استعمال ناجائز وحرام

شرعی کونسل آف انڈیا (بریلی شریف) کے فقہی سیمینار کا متفقہ فیصلہ

شرعی کونسل آف انڈیا کے زیر اہتمام سیمینار منعقدہ ۱۸رتا ۲۰ر رجب ۱۴۳۱ھ مطابق ۲رتا ۴ر جولائی ۲۰۱۰ء بمقام مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا بریلی شریف چند اہم اور سلگتے موضوعات ومسائل پر مفتیان عظام اور مشائخ ذوی الاحترام کے اتفاق رائے سے فیصلے ہوئے۔ان میں ایک اہم مسئلہ ٹی وی،مووی کے تعلق سے یہ ہوا کہ ان میں نظر آنے والی صورتیں،تصاویر ہی ہیں اور ان پر تصاویر ہی کے احکام ہیں۔ان کا دیکھنا،دکھانا ان میں اپنی تصاویر کے ساتھ پروگرام نشر کرنا ناجائز وگناہ ہے۔پھر جب ہم اپنی باتیں دنیا کے کونے کونے میں بغیر تصویر کے پہونچا سکتے ہیں تو اس کے جواز کے لئے حاجت شرعیہ کا سہارا لینا بے محل ہے۔فیصلے کے اقتباسات یہ ہیں۔

''لیپ ٹاپ،ٹی وی،پردہ سیمیں پر نظر آنے والی صورتیں بھی تصویر ہی ہیں اور ان پر تصاویر ہی کے احکام ہیں۔الکٹرانک ذرائع ابلاغ جن میں تصویریں نظر آتی ہیں۔ان کا استعمال بے تصویر صرف آوازوں کے ذریعہ بھی ہوسکتا ہے۔لہذا دنیا کے گوشے گوشے تک ہم اپنی آوازیں پہنچا کر کسی بھی سوال وجواب کا افادہ واستفادہ اور احقاق حق وابطال باطل کر سکتے ہیں۔اسی طرح بے تصویر انٹرنٹ کا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔اسی لئے تمام مندوبین مفتیان کرام کا اس پر اتفاق ہوا کہ اس مسئلہ میں حاجت شرعیہ کا اصلاً تحقق نہیں ہے،لہذا مووی بنانے اور دیکھنے دکھانے کی اجازت نہیں علاوہ ازیں'' درء المفاسد اہم من جلب المصالح'' کے تحت حکم حرمت ہی رہے گا''

شرکاءسیمینار کے چند مفتیان کرام ومشائخ عظام کے اسماء گرامی یہ ہیں

(۱) قاضی القضاۃ تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری جانشین مفتی اعظم بریلی شریف

(۲) ممتاز الفقہاء محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ گھوسی

(۳) استاذ الفقہاء حضرت علامہ قاضی عبد الرحیم صاحب قبلہ مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

(۴) حضرت علامہ مفتی محمد ایوب صاحب نعیمی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مرادآباد

(۵) حضرت علامہ مفتی شبیر حسن صاحب قبلہ شیخ الحدیث روناہی

(۶) حضرت علامہ مفتی محمد معراج القادری صاحب قبلہ مبارکپور

(۷) حضرت علامہ مفتی بہاء المصطفیٰ صاحب قبلہ جامعۃ الرضا بریلی شریف

(۸) حضرت علامہ محمد ہاشم صاحب قبلہ جامعہ نعیمیہ مرادآباد

(۹) حضرت مولانا سید شاہد علی صاحب قبلہ قاضی شہر رامپور

(۱۰) حضرت مولانا مفتی محمود اختر صاحب قبلہ ممبئی

(۱۱) حضرت مولانا عسجد رضا صاحب قبلہ ناظم اعلیٰ جامعۃ الرضا بریلی شریف

(۱۲) حضرت مولانا مفتی شعیب رضا صاحب بریلی شریف

(۱۳) حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب پچپڑوا

(۱۴) حضرت مولانا شہاب الدین صاحب فیض الرسول براؤں شریف

(۱۵) حضرت مولانا عزیز احسن صاحب سنڈیلا

(۱۶) حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ صاحب گھوسی

(۱۷) حضرت مولانا مفتی قاضی شہید عالم صاحب بریلی شریف

(۱۸) حضرت مولانا مفتی اختر حسین صاحب جمدا شاہی

(۱۹) حضرت مولانا مفتی قاضی فضل احمد صاحب بنارس

(۲۰) حضرت مولانا احمد رضا صاحب امرڈوبھا بستی

(۲۱) حضرت مولانا مفتی شمشاد صاحب گھوسی

(۲۲) حضرت مولانا فیضان المصطفیٰ صاحب گھوسی وغیرہ وغیرہ بہت سے مندوبین مفتیان کرام جلوہ فرما تھے۔جنہوں نے اس کی تصدیق کی۔

ٹی وی اور مووی حرام ہے۔دین کی تبلیغ کے لئے بھی ٹی وی چینل تصویر کے ساتھ چلانا جائز نہیں۔

(۹)

(۳)

بسم الله الرحمن الرحیم ۵

کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت وترجمان مسلک اعلیٰ حضرت اس بارے میں کہ ایک تحریک جو دعوت اسلامی کے نام پر چل رہی ہے، جس کے بانی وامیر مولوی الیاس عطار قادری ہیں۔ ہمارے یہاں شہر ویس نگر میں دعوت اسلامی کے مبلغین نے آنا شروع کیا اور مہینہ دو مہینے تک دعوت اسلامی کا قافلہ آتا رہا۔ اسی دوران ہمارے یہاں کے علماء وائمہ کے پاس دعوت اسلامی کی مخالفت میں بریلی شریف سے چند کتابیں آئیں۔ پہلی کتاب کا نام ''دعوت اسلامی کے قدم وہابیت کی جانب کیوں؟''۔ دوسری کتاب کا نام ''دعوت اسلامی سے پرہیز کیوں؟''۔ تیسری کتاب کا نام ''فلاح ملت''۔ ساتھ ہی ساتھ ایک پرچہ بھی تھا جس کا عنوان ہے۔ ''دعوت اسلامی دور حاضر کا خطرناک ترین فرقہ'' اور ایک اشتہار ابھی جالنہ ناگپور سے شائع ہوا، جس کا عنوان ہے ''دعوت اسلامی سے علمائے اہلسنت کی بیزاری''۔ اس اشتہار میں علمائے اہلسنت نے دعوت اسلامی اور مولوی الیاس صاحب عطار کی سخت تردید (مخالفت) فرمائی ہے۔ ناگپور کے اشتہار میں مندرجہ ذیل حضرات کے نام ہیں: حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا ازہری اور مفتی اعظم مہاراشٹر مفتی مجیب اشرف صاحب اور علامہ ضیاء المصطفٰے صاحب قبلہ اور حضور امین شریعت حضرت علامہ سبطین رضا خاں صاحب اور حافظ احادیث کثیرہ حضرت ابوالحقانی صاحب قبلہ اور علامہ مفتی شعیب رضا صاحب قبلہ اور علمائے ناگپور نے بھی ۱۲ر فروری ۲۰۰۹ء بروز جمعرات کو اظہار بیزاری کا اعلان کیا ہے اور بانی دعوت اسلامی نے مدنی ٹی. وی. بھی شروع کردی ہے۔ جبکہ برسوں پہلے الیاس صاحب نے ممبئی وغیرہ میں ٹی. وی وغیرہ توڑوادیا تھا اور کہا تھا کہ یہ سب سے بڑا دشمن رسول ہے اور ٹی. وی کی تباہ کاریاں نام سے ان کی تصنیف بھی موجود ہے۔ اور آج وہ خود ٹی. وی پر آرہے ہیں۔ کیا از روئے شرع یہ جائز ہے؟ حضور اب آپ سے صحیح رہنمائی حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ دعوت اسلامی کیسی جماعت ہے؟ کیوں کہ ہمارے یہاں علمائے اہلسنت نے اوپر کی ساری کتابیں اور پرچے پڑھنے کے بعد دعوت اسلامی سے دوری اختیار فرمالی ہے۔ اسی وجہ سے قریب دو مہینے سے دعوت اسلامی کے قافلے کو آنا بند کردیا ہے۔ ہمارے علماء بتاتے ہیں کہ حضور ازہری میاں صاحب قبلہ کا

(۱۰)

فتویٰ دعوت اسلامی کے بارے میں یہ ہے کہ فی الواقع الیاس قادری کا طریقۂ کار غلط ہے، جس پر وہ باوجود فہمائش ہشیار جمے ہوئے ہیں اور ان کی تحریک وجوہ مذکورہ بالا کی بناء پر نہایت مشتبہ ہے۔ لہٰذا اس کی اعانت اور اس میں شمولیت ہرگز جائز نہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟

مہربانی فرماکر ہم سب کی بہتری کیلئے جلدی جواب باصواب سے سرفراز فرمائیں اور یہ بھی فرمائیں کہ تحریک دعوت اسلامی سچ مچ مسلک اعلیٰ حضرت ہی ہے یا کوئی اور مسلک؟ حضور ازہری میاں کے فتویٰ کی روشنی میں ہمارے علمائے اہلسنت (ویس نگر) کا دور ہونا اپنی جگہ درست ہے یا غلط؟ مفصل ومدلل جواب تحریر فرماکر سرکار سراج ملت خلیفۂ مفتئ اعظم ہند کا دستخط ومہر لگاکر مزین فرمائیں۔

المستفتی

ظہیر بھائی حاجی ابراہیم بھائی بہیلم

قصائی واڑہ، نوارانس، ویس نگر، ضلع مہسانہ، گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب

تحریک دعوت اسلامی سنت کی دعوت کے نام پر ایک دھوکہ اور فریب کا نام ہے۔ اس تحریک کے بانی مولوی الیاس عطار کے قول وفعل میں تضاد ہے۔ دعوت اسلامی کے بانی ومبلغین سب زبان سے مسلک اعلیٰ حضرت کا دم بھرتے ہیں، مگر ان کے اعمال وکردار سے مسلک اعلیٰ حضرت کی مخالفت اب اظہر من الشمس ہے۔ کل تک جو مولوی الیاس عطار اور ان کے مبلغین یہ کہتے تھے کہ تصویر بنانا اور بنوانا حرام ہے۔ جیسا کہ فیضان سنت میں صفحہ ۱۲ر پر لکھا ہوا ہے کہ امیر دعوت اسلامی الیاس صاحب کو تصویر کشی سے سخت نفرت ہے اور اس کو سخت حرام سمجھتے ہیں۔ مگر آج الیاس صاحب بڑے اہتمام شوق کے ساتھ ٹی. وی. پر تشریف لاتے ہیں اور اب تصویر کشی ان کے نزدیک جائز اور حلال ہے۔ اور ٹی. وی. T.V کا چینل جس کو

دعوت اسلامی کی تشہیر اور الیاس عطار صاحب کا دیدار کرانے کے لئے ان لوگوں نے شروع کیا ہے، اس حرام کام کی نسبت مدینہ شریف کی طرف کر کے اس کا نام ''مدنی چینل'' رکھا ہے۔ کیا اس میں مدینہ طیبہ کی بے ادبی و بے حرمتی نہیں ہے؟ اس سے مزاج لے کر کل کوئی شراب کا دھندہ کرے اور مدنی شراب (MADNI WINES SHOP) اس کا نام رکھ دے (نعوذ بالله من ذلک) تو اس کا ذمہ دار کون؟ کیا مدینہ پاک سے محبت کا تقاضہ یہی ہے، کہ حرام کاموں کو مدینہ شریف کی طرف منسوب کر دیں؟ اس عمل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ان لوگوں کے دل میں مدینہ پاک کی سچی عقیدت و محبت اور احترام نہیں ہے، بلکہ صرف مکاری اور ڈھونگ ہے۔

شریعت مطہرہ میں کسی ذی روح کی تصویر عکسی غیر عکسی، دستی غیر دستی بنانا، بنوانا اعزازاً رکھنا حرام حرام اشد حرام ہے۔ سرکار اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتاویٰ رضوی میں تحریر فرمایا ہے کہ سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، انّ اشد الناسِ عذاباً یوم القیامة المصورون (اخرجه' احمد ومسلم عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه) یعنی سب سے زیادہ عذاب قیامت کے دن اس پر ہوگا جو جاندار کی تصویر بناتے ہیں۔ اسی طرح جو تصویر دار کپڑا بنائے یا بیچے اس کی گواہی مردود ہے۔ فی الهندية عن المحيط عن الاقضيه اذا كان الرجل يبيع الثياب المصورة او ينسجها لاتقبل شها دته۔ یعنی فتاویٰ هندیہ میں محیط عن الاقضیه کے حوالے سے منقول ہے کہ جب کوئی تصویروں والے کپڑے بنائے اور بیچے تو اس کی گواہی مردود ہے۔ (بحوالہ فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ۲۴) اور بخاری شریف جلد ۱، صفحہ ۲۹۶ پر ہے: من صوّر صورةً فان الله يعذبه۔ یعنی جس نے تصویر بنائی تو بیشک اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا۔ ایسی بے شمار حدیثیں ہیں جن سے جاندار کی تصویر کشی اور تصویر سازی کی حرمت ثابت ہے۔ اور ٹی۔وی پر آنے والی تصویروں کو آئینے پر قیاس کرنا ہرگز درست نہیں، کیونکہ آئینے میں عکس مستقر نہیں ہوتا اور ٹی۔وی میں تصویر مستقر ہوتی ہے۔

اس سلسلے میں حضور تاج الشریعہ فخر ازہر حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قادری ازہری مدظلہ' النورانی نے بڑی تفصیل کیساتھ

''ٹی۔وی اور ویڈیو کا آپریشن'' نامی کتاب لکھ کر ہر طرح سے اس کو حرام ثابت کر دیا ہے اور ہندو پاک کے اکثر مشاہیر علمائے اہلسنت ومفتیان شریعت نے اس کتاب کی تائید وتوثیق کی ہے۔ ثابت ہوا کہ دعوت اسلامی کے امیر کا ٹی۔وی۔ پر آنا ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ جو عطاری مفتی اس کو جائز کہتے یا لکھتے ہیں وہ حدیث کے منکر اور شریعت مطہرہ کے مخالف ہیں اور وہ خود تو گمراہ ہو ہی رہے ہیں، لوگوں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ دعوت اسلامی کے عطاری مفتیوں کو سرکار اعلیٰ حضرت کا رسالہ مبارکہ ''عطايا القدير فی حکم التصوير'' کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ حضور تاج الشریعہ ازہری میاں کی کتاب ''ٹی۔وی۔ ویڈیو کا آپریشن'' کو بھی بنظر عمیق پڑھنا چاہئے۔ حضور تاج الشریعہ ازہری میاں مدظلہ' ودیگر علمائے اہلسنت نے دعوت اسلامی سے بیزاری کا اظہار فرمادیا ہے۔ اور اس کے بائیکاٹ کا حکم فرمادیا ہے۔ لہٰذا ہم مسلک حقہ مسلک اعلیٰ حضرت کے ماننے والوں پر لازم ہے کہ اپنے مرکز کا حکم مانتے ہوئے دعوت اسلامی جیسی گمراہ گر تحریک سے دور رہیں اور اس کا اعلانیہ بائیکاٹ کریں۔ علمائے اہلسنت ولیس نگر ضلع مہسانہ نے بہت صحیح فیصلہ لیا ہے اور وہ حق پر ہیں۔ اللہ رب العزت انہیں اور ہم سب کو مسلک اعلیٰ حضرت پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین آمین بجاہ حبیبه سید المرسلین صلوٰت الله تعالیٰ وسلامه علیه و علیهم اجمعین۔

فقط والله تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ

فقیر سید محمد منہاج رضا ہاشمی رضوی

خادم رضوی نوری دارالافتاء والقضاء ودارالعلوم فیضان مفتی اعظم،

سید ابوالہاشم اسٹریٹ، پھول گلی، ممبئی ۳

مورخہ ۴ / صفر المظفر ۱۴۳۱ھ م ۲۰ / فروری ۲۰۱۰ء

۱) **الجواب صحیح** فقیر سید سراج اظہر قادری نوری (سربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم وانجمن برکات رضا۔ پھول گلی، ممبئی ۳)

۲) **الجواب صحیح والمجیب نجیح** محمد قمر الزماں النوری الرضوی (صدر مفتی رضوی نوری دار الافتاء والقضاء وشیخ الحدیث دار العلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی، ممبئی ۳)

۳) الجواب **صحیح والمجیب نجیح** محمد بشیر احمد حشمتی (شیخ الحدیث دار العلوم فیضان اعلیٰ حضرت، ملاڈ)

۴) **الجواب صحیح وصواب والمجیب مصیب و مصاب** احقر محمد ہاشم نعیمی، خادم جامعہ نعیمیہ، مراد آباد